مولانا عبید اللہ عفیف　　الاستفتاء

ازواج مطہرات کی تعداد کا مسئلہ

س۱:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ازواج مطہرات کتنی تھیں؟

س۲:۔ ان کے مہروں کی الگ الگ تفصیل لکھیں؟

س۳:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی عورتوں کو طلاق دی تھی؟

س۴:۔ وہ عورتیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام بھیجا تھا وہ کون کون سی ہیں؟

مدلل جواب تحریر فرمائیں۔ سائل: مولوی محمد شفیع ساکن چک ۲۴۲ گ ب لوپوکے۔ ضلع فیصل آباد

الجواب واسأل اللہ التوفیق علی دلالۃ التحقیق وھو الھادی الی سواء الطریق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

جواب نمبر۱: بقول ابن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی تعداد تیرہ ہے۔

(۱) ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالی عنہا (۲) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (۳) ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا (۴) ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا (۵) ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رملہ رضی اللہ عنہا (۶) ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا (۷) ام المومنین سیدہ ام سلمہ ہند رضی اللہ عنہا (۸) ام المومنین سیدہ میمونہ بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا (۹) ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا (۱۰) ام المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا (۱۱) ام المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔ یہ وہ ازواج ہیں جو آپؐ کے ہاں آباد رہی تھیں (۱۲) اسماء بنت نعمان کندیہ کے ساتھ آپ نے نکاح تو

تو منظور کیا تھا۔ مگر چونکہ اس کے بدن پر چلبہری کے (برص) تھی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فراش بنائے بغیر اسے واپس لوٹا دیا تھا۔ (۱۳) عمرہ بنت یزید کلابیہ کے ساتھ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا تھا۔ چونکہ اس بدنصیب عورت نے آنحضرت صلعم سے نفرت کا اظہار کیا تھا۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی فراش بنائے بغیر اس کے میکے لوٹا دیا تھا۔ (سیرت ابن ہشام ص ۳۶۷ ج ۲ و ص ۳۶۹ ج ۲ طبع ملتان)

جواب نمبر ۲: سیدہ خدیجہ بنت خویلد ام المومنین رضی اللہ عنہا کا مہر بیس اونٹ تھا اور ان کے ولی خود ان کے والد خویلد بن اسد تھے اور بعض کے مطابق نکاح کے ولی ان کے برادر عمرو بن خویلد تھے۔ ابن ہشام کے الفاظ یہ ہیں

"اصدقها رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرين بكرة وزوجه اباها ابوها خويلد بن اسد ويقال اخوها عمرو بن خويلد"

(سیرت ابن ہشام ص ۶۴۳ حاشیہ روض الانف)

تاہم اصابہ میں حافظ ابن حجر نے ان کا مہر پانچصد طلائی درہم لکھا ہے اور مدارج نبوت میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بیس جوان اونٹ یا ۱۲ اوقیہ سونا یعنی ۴۸۰ درہم قرار دیا ہے۔ مدارج نبوت ص ۷۹۶ ج ۲۔ لیکن صحیح مسلم ابو سلمہ بن عبدالرحمان نے مروی ہے کہ میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب ازواج مطہرات کا مہر دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ازواج رسول کا مہر پانچصد درہم تھا۔ الفاظ یہ ہیں۔

عن ابي سلمة بن عبد الرحمن انه قال سألت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كم كان صداق رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كان صداقه لازواجه ثنتي عشرة اوقية ونشا قالت اتدري ما النش قال قلت لا قالت نصف اوقية فتلك خمس مائة درهم

(صحیح مسلم ص ۴۵۵ جلد ۱)

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مہر اوپر کی صحیح حدیث کے مطابق ۵۰۰ درہم تھا۔ ابن سعد نے بھی یہی مقدار لکھی ہے اور ان کی وضاحت کے مطابق یہ رقم خود حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی گرہ سے ادا فرمائی تھی (طبقات ابن سعد جلد ۸)

مگر سیرت ابن ہشام نے ان کا مہر ۴۰۰ درہم لکھا ہے۔ اور نکاح کے ولی خود حضرت

ابوبکر صدیق تھے۔ الفاظ یہ ہیں :۔

زوجہ ایاھا ابوھا ابوبکر واصدقہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع مائۃ درھم (سیرت ابن ھشام صـ ۶۴۴ جلد ۲، حاشیہ روض الانف صـ ۳۶۶ ج ۲

(۳) ام المومنین سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبدالشمس کا مہر ۴۰۰ درہم تھا۔ ان کے نکاح کے ولی سلیط عمرو تھے اور دوسری ضعیف روایت کے مطابق ان کے ولی نکاح ابوحاطب بن عمرو تھے۔ زوجہ ایاھا سلیط بن عمرو ویقال ابوحاطب بن عمرو واصدقہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع مائۃ درھم (سیرت ابن ھشام صـ ۶۴۴ جلد ۲ حاشیہ روض الانف صـ ۳۶۶ و صـ ۳۶۷ ج ۲ مورخ زرقانی نے بھی یہی رقم لکھی ہے۔

(۴) ام المومنین زینب بنت جحش بن رباب بن یعمر بن صبرہ کے مہر کے بارے میں حافظ ابن حجر نے اصابہ میں امام ابن سعد نے اپنے طبقات میں کچھ نہیں لکھا۔ تاہم امام ابومحمد عبدالملک بن ہشام نے ان کا مہر ۴۰۰ درہم لکھا ہے اور نکاح کے ولی ان کے بھائی ابواحمد بن جحش تھے۔ الفاظ یہ ہیں :۔

زینب بنت جحش زوجہ ایاھا اخوھا ابواحمد بن جحش واصدقہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع مائۃ درھم، حاشیہ روض الانف صفحہ ۳۶۷ جلد ۲۔ سیرت ابن ھشام صـ ۶۴۴ جلد ۴۔

(۵) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان کا نام ہند تھا۔ باپ کا نام سہیل اور ماں کا نام عاتکہ تھا۔ تمام ازواج مطہرات کے آخر میں فوت ہوئیں۔ جمع الفوائد اور مدارج نبوت کے مطابق ان کا کل مہر تھوڑا سا سامان تھا جس کی مالیت دس درہم تھی مدارج نبوت صـ ۵۱۶ جلد ۲۔ تاہم سیرت ابن ہشام میں ان کا مہر ایک گدا جس میں کھجی بھری ہوئی تھی، ایک پیالہ، ایک صحنک اور ایک چکی تھی۔ ان کے نکاح کے ولی ان کے فرزند سلمہ بن ابی سلمہ تھے۔ الفاظ یہ ہیں۔

ام سلمہ اسمھا ھند زوجہ ایاھا سلمۃ بن ابی سلمہ ابنھا واصدقہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراشا حشوہ لیف وقدحا وصحفۃ ومجشۃ سیرت ابن ھشام صـ ۶۴۵ جلد ۴، حاشیہ روض الانف صـ ۳۶۷ ج ۲

روض الانف میں بزار کے حوالے سے ان کا مہر ۴۰ درہم تھا۔ مگر اس روایت میں

یُروی مجہول کا صیغہ ہے جو اس حدیث کے ضعیف ہونے کی علامت ہے۔ روض الانف صفحہ ۳۶۷۔ جلد ۲۔

۶۔ حضرت امّ المومنین حفصہ بنت فاروق رضی اللہ عنہا کا مہر بقول عبد الملک بن ہشام ۴۰۰/ درہم تھا۔ اور نکاح کے ولی خود ان کے والد بزرگوار حضرت عمر فاروق تھے الفاظ یہ ہیں :۔

زوجہ ایاھا ابوھا عمر بن الخطاب واصدقھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع مائۃ درھم (ابن ھشام ص۶۴۵ جلد ۴)

مگر سنن ابی داؤد کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ کا مہر پانچ پانچ سو درہم تھا۔ اور یہ صحیح بھی ہے۔ کیونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ نے خود اس کی تصریح فرمائی ہے۔ جیسا کہ اوپر صحیح مسلم ص۴۵۸ جلد اول کے حوالے سے لکھا ہے۔

۷۔ امّ المومنین سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہما ان کا نام رملہ تھا اور امّ حبیبہ ان کی کنیت تھی۔ آپ امیر المومنین سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کا مہر ۴۰۰ دینار تھا۔ شادی کا پیغام والی حبش حضرت اصحمہ نجاشی نے دیا تھا۔ تاہم ان کے نکاح کے ولی خالد بن سعید بن عاص تھے اور مہر کی رقم جناب نجاشی نے اپنی جیب سے ادا فرمائی تھی، ان کے مہر کی تعیین میں کوئی اختلاف نہیں۔ حدیث اور سیرت کی ہر ایک کتاب میں یہی رقم لکھی ہوئی ہے چنانچہ سیرت ابن ہشام کے الفاظ یہ ہیں :۔

امّ حبیبہ اسمہا رملہ زوجہ ایاھا خالد بن سعید بن العاص وھما بارض حبشۃ واصدقھا النجاشی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ اربع مائۃ دینار وھو الذی خطبھا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(سیرت ابن ھشام ص۶۴۵ جلد ۴ حاشیہ روض الانف ص۳۶۶ جلد ۲)

وضاحت :۔ چونکہ یہ مہر حضرت نجاشی نے اپنی مرضی سے اپنی گرہ سے ادا فرمایا تھا۔ اس لئے یہ صحیح مسلم کی حدیث کے منافی نہیں۔ فافہم ولاتکن من خاسرین۔

۸۔ ام المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہا کا والد حارث قبیلہ بنو مصطلق کا سردار تھا اور مسلمان ہو گیا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث کو نکاح کا پیغام بھیجا تو اس نے قبول کر لیا۔ اور اپنی دختر نیک اختر کو آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے حرم میں شامل کر دیا۔ اور مہر ۴۰۰/ درہم قرار پایا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ جنگ میں قید ہو کر آئی تھیں۔ مالِ غنیمت میں حضرت ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں۔ بعد ازاں آنحضرتؐ نے ثابت بن قیس سے خرید فرما کر آزاد کر کے اپنے حبالۂ نکاح میں لے لیا۔ اس نکاح کی برکت سے ان کے قبیلہ کے سو جنگی قیدی صحابہ نے آزاد کر دیئے۔ بہرحال ابن ہشام رقمطراز ہیں:۔ خطبھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابیھا فزوجہ ایاھا واصدقہا اربع مائۃ درھم ویقال اشترھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثابت بن قیس فاعتقھا وتزوجھا واصدقھا اربع مائۃ درھم۔ (سیرت ابن ھشام ص۶۴۶ جلد ۴، حاشیہ روض الانف ص۳۶۷ جلد ۲)

۹۔ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا۔ صفیہ ان کا اصل نام تھا۔ زرقانی نے لکھا ہے کہ عرب میں مالِ غنیمت کا جو بہترین حصہ امام یا بادشاہ کے لئے مخصوص ہوتا ہے اس کو صفیہ کہتے ہیں۔ چونکہ وہ جنگ خیبر میں اسی طریقہ کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصّہ میں آئی تھیں آپؐ نے انہیں آزاد فرما کر ان سے نکاح کر لیا تھا۔ اور ان کی آزادی ہی ان کا حق مہر قرار پائی تھی۔ ان کا اصل نام زینب تھا۔ ان کا باپ حیی بن اخطب قبیلہ بنو نضیر کا سردار تھا۔ اور ان کی ماں کا نام ضرہ تھا۔ جو کہ قبیلہ بنو قریظہ کے رئیس کی بیٹی تھی۔ ابن ہشام لکھتے ہیں:

صفیہ بنت حیی بن اخطب سباھا من خیبر فاصطفاھا لنفسہ۔

(سیرت ابن ھشام ص۶۴۶ جلد ۴)

اور طبقات ابن سعد میں بھی یہی لکھا ہے۔

۱۰۔ سیّدہ میمونہ بنت حارث بن حزن بن بحیر رضی اللہ عنہا۔ ان کی والدہ کا نام ہند تھا ان کے نکاح کے بارے میں صحیح روایت یہ ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کی تحریک فرمائی تھی اور ان ہی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح پڑھایا تھا۔ اور مہر کی رقم مبلغ ۴۰۰/ درہم خود حضرت عباسؓ نے اپنی گرہ سے ادا فرمائی تھی۔ زوجہ ایاھا العباس بن عبد المطلب واصدقھا العباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع مائۃ درھم (سیرت ابن ھشام ص۶۴۶ جلد ۴ حاشیہ روض الانف ص۳۶۷ ج ۲)

مگر طبقات ابن سعد میں ہے کہ سیّدہ میمونہؓ نے اپنے آپؐ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے سپرد کر دیا تھا۔ تاہم آپؐ نے ان سے نکاح کر لیا تھا اور مہر پانچ سو درہم تھا۔ اور نکاح کے ولی سیدنا عباسؓ خود تھے۔ طبقات ابن سعد ص۹۵ ج ۸۔

۱۱۔ سیدہ زینب بنت خزیمہ بن حارث رضی اللہ عنہا چونکہ یتیموں، مسکینوں کی خبرگیری میں خاص شغف رکھتی تھیں۔ اس لئے ان کی کنیت ام المساکین مشہور ہو گئی تھی۔ ان کا مہر ۴۰۰ درہم تھا۔ نکاح کے ولی حضرت قبیصہ بن عمرو ہلالی تھے ابن ہشام لکھتے ہیں:۔

زینب بنت خزیمہ بن حارث وکانت تسمی ام المساکین لرحمتها ایاهم و رقتها علیهم زوجه ایاها قبیصة بن عمرو الهلالی رضی الله عنه واصدقها رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع مائة درهم۔ (سیرت ابن هشام ص۶۴۷ جلد ۲، روض الانف ص۳۶۸ جلد ۲)

فائدہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چار لونڈیاں بھی تھیں جو ان گیارہ ازواج مطہرات کے علاوہ تھیں۔ ان کے نام یہ ہیں بی بی ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہی کے بطن سے تھے۔ (۲) بی بی ریحانہ رضی اللہ عنہا (۳) بی بی جمیلہ رضی اللہ عنہا (۴) اور چوتھی وہ لونڈی تھی جو حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ فرمائی تھی اور یہ بھی یاد رہے کہ بی بی ریحانہ بنت زید نضریہ یا قرظیہ کو مورخ واقدی اور شرف الدین دمیاطی نے ازواج مطہرات میں شمار کیا ہے اور طبقات ابن سعد جلد ۸ میں ان کا حق مہر ۱۲½ اوقیہ یعنی ۵۰۰ لکھا ہوا ہے۔ مگر حافظ ابن قیم ایسے محقق علامہ نے اس رائے کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ بی بی ریحانہ لونڈی تھی (واللہ اعلم بالصواب) زاد المعاد ص۲۹ جلد ۱۔

جواب ۳۔ جیسا کہ سوال ۱ کے جواب میں لکھا جا چکا ہے (۱) اسماء بنت نعمان کندیہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا تھا۔ مگر چونکہ اس کے بدن پر برص (پھلبہری) تھی۔ اس لئے آپؐ نے اُسے فراش بنائے بغیر طلاق دے دی تھی الفاظ یہ ہیں:۔ اسماء بنت النعمان الکندیه تزوجها فوجد بها بیاضا فمتعها وردها الی اهلها (سیرت ابن هشام ص۶۴۷ ج ۲ حاشیه روض الانف ص۳۶۸ جلد ۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت نعمان کندیہ سے نکاح کیا تھا۔ جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے متعہ (سوٹ) دے کر اُسے اس کے اہل کی طرف لوٹا دیا تھا۔

(۲) عمرہ بنت یزید کلابیہ کے ساتھ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا تھا۔ چونکہ

اس حرماں نصیب عورت نے آپؐ سے نفرت کا اظہار کیا تھا۔ اس لئے اسے بھی ذاتی بنائے بغیر آپ نے طلاق دے دی تھی۔ سیرت ابن ہشام کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

وعمرۃ بنت یزید الکلابیۃ وکانت حدیثۃ عہد بکفر فلما قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعاذت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیع عائذ للہ فردھا الی اھلھا (روض الانف ص۳۶۵ جلد ۲۔ سیرت ابن ہشام ص۶۴۲ جلد ۴) مگر حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ اس عورت کا نام امیمہ بنت نعمان بن شراحیل ہے۔ جیسا کہ ابو اسید کی حدیث صحیح بخاری ص۷۹ جلد ۲ میں ہے۔

والصحیح ان اسمھا امیمۃ بنت نعمان بن شراحیل کما فی حدیث ابی السعید وقال مرۃ امیمۃ بنت شراحیل فنسبت الی جدھا (فتح الباری ص۳۱۱ جلد ۹)

اور یہ بات صحیح ہے (واللہ اعلم بالصواب)

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت ضحاک نامی عورت کے ساتھ بھی ۸ھ میں نکاح کیا تھا چونکہ اس کے جسم پر بھی برص (پھلبہری) تھی جیسے کہ مورخ موسیٰ بن سعید اور ابن ابی عون کا بیان ہے۔ اس لئے آپؐ نے اس عورت کو بھی طلاق دے دی تھی اور طبقات ابن سعد اور مدارج نبوت میں اس عورت کے بارے یہ بھی لکھا ہے اس نے بھی آپؐ سے اللہ کی پناہ مانگی تھی اور آپؐ نے اسے طلاق دے دی تھی۔ اور یہ عورت بعد میں کھجور کی گٹھلیاں اور مینگنیاں چنتی تھی اور کہتی تھی ان الشقیۃ التی اختدت الدنیا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طبقات ابن سعد ص۱۰۱ ج ۸، مدارج نبوت ص۸۳۴ جلد ۲۔

اہل سیر اور مورخین نے ان تین عورتوں کے علاوہ اور عورتوں کے نام گنوائے ہیں جنہیں طلاق ہو گئی تھی۔ مدارج نبوت ص۸۳۳، ص۸۳۴ جلد ۲ میں ان عورتوں کا کچھ تذکرہ ملتا ہے۔ اور طبقات ابن سعد میں ان کی تفصیل موجود ہے (ص۱۰۱ تا ص۱۰۴ جلد ۸)

جواب نمبر ۴:۔ وہ عورتیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام دیا

تھا ان میں سرفہرست حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں آپ نے بعثت سے قبل اپنے چچا ابوطالب سے ام ہانی کا رشتہ طلب فرمایا تھا۔ مگر اس نام نہاد غمگسار چچا نے اپنے بھتیجے کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ اور ابوجہل کے ایک رشتہ دار ہبیرہ بن ابی وہب بن عمرو مخزومی کے ساتھ اپنی بیٹی ام ہانی کا نکاح کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے جب اس کی وجہ دریافت فرمائی تو ابوطالب نے یہ کہہ کر ٹال دیا یا ابن

یا ابن اخی انا قد صاھرنا الیھم والکریم یکافی الکریم (طبقات ص۱۰۱ ج ۸)

یعنی اے میرے بھتیجے ان کے ساتھ میری مصاہرت یعنی سسرالی رشتہ داری ہے۔ طریقۂ کرم میں نے اسی میں دیکھا ہے کہ میں ان کا بدلہ اتار دوں۔ یہ مضمون مدارج نبوت ص۸۳۵ جلد دوم میں بھی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ ام ہانی کی دلی خواہش یہ تھی کہ ان کی شادی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو جائے۔ ام ہانی کا اصل نام فاختہ تھا۔ بعض نے عاتکہ اور بعض نے ہند لکھا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ ان کا نام فاختہ تھا۔

(۲) قبیلہ مرہ بن عوف بن سعد کی ایک عورت کو بھی آپ ﷺ نے مناکحت کا پیغام بھیجا تھا۔ مگر اس کے باپ نے کہا کہ میری اس لڑکی کو برص کی بیماری ہے۔ یہ بات اس نے جھوٹ کہی تھی تاکہ بات آئی گئی ہو سکے۔ جب وہ شخص لوٹ کر گھر آیا تو لڑکی سچ مچ برص کی مرض میں مبتلا ہو چکی تھی۔ مدارج نبوت ص۸۳۸ جلد ۲۔

(۳) صبا بنت صلت سلمیہ بھی ان عورتوں میں شامل ہے جنہیں آپ نے نکاح کا پیغام بھجوایا تھا۔ بعض نے اس کا نام اسماء اور بعض نے سنا لکھا ہے۔ اہل سیر اور مورخین کا اس نکاح کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نکاح کا اثبات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ عورت ملاپ سے پہلے ہی فوت ہو گئی تھی۔ اور بعض نے نکاح کا انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپ ﷺ نے اس عورت کے نمائندے کی پیشکش مسترد کر دی تھی۔ طبقات ابن سعد ص۱۰۱ جلد ۸، مدارج نبوت ص۸۳۸ جلد ۲۔

غرضیکہ امام عبدالرحمٰن سہیلی نے امام محمد بن اسحاق کے حوالے سے شراف بنت خلیفہ جو دحیہ کلبی کی ہمشیرہ تھیں کو بھی ازواج مطہرات میں شامل نہیں کیا۔ جبکہ دوسرے مورخین نے انہیں ازواج النبی میں شامل کیا ہے۔ تاہم ان کے مطابق وہ جلد ہی فوت ہو گئی تھیں۔ اور اسی طرح بعض مؤرخوں نے عالیہ بنت ظبیان اور خولہ یا خویلہ نامی دونوں عورتوں کو بھی ان

عورتوں میں شامل کیا ہے جن کے ساتھ آپ نے نکاح کیا تھا۔

ولم یذکر ابن اسحاق فی ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراف بنت خلیفہ اخت دحیۃ بن خلیفہ الکلبی وذکرھا غیرہٗ و لم تقم عندہٗ الا یسیرا حتی ماتت وکذالک العالیہ بن ظبیان ذکرھا غیرہ فی ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذالک قیل فی شراف بنت خلیفہ انھا ھلکت قبل ان یدخل بھا فاللہ اعلم وذکر خولۃ ویقال خویلۃ ذکرت فیمن تزوجھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویقال ھی التی وھبت نفسھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم (الروض الانف الابی القاسم عبد الرحمان السھیلی ص۲۶۸ ج ۲)

(واللہ تعالٰی اعلم بالصواب)

● تبلیغی اجتماعات کے اشتہارات ● قطعات

● دینی کتب و رسائل ● اور ہر قسم کی آفسٹ

● رنگین معیاری طباعت کیلئے

فالکن پرنٹنگ پریس

مینجر۔ فالکن پرنٹنگ پریس، عقب پولیس چوکی۔ اردو بازار لاہور